سوال

میں نے تین طلاق کی قسم اٹھائی کہ اگر یا تو میرا فلاں دوست دوکان پر کام کریگا، یا پھر میں دوکان سے چلا جاؤنگا یا وہ جائیگا، اس کے بعد میں چلا گیا، حالانکہ میں اور ایک دوسرا شخص دوکان میں شراکت رکھتے ہیں، برائے مہربانی مجھے درج ذیل سوالات کا جواب دیں: 1 کیا طلاق کی نیت سے غصہ کی حالت میں طلاق صحیح ہوتی ہے یا نہیں؟ 2 کیا تین طلاق شمار ہونگی یا کہ ایک ہی طلاق؟ 3 اور اگر اسے طلاق شمار نہیں کیا جائیگا تو کیا اس کا کفارہ ادا کرنا ہوگا؟ 4 جناب مولانا صاحب میں کیا کروں، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

اول:

جس کسی شخص نے بھی طلاق دینے کے مقصد سے طلاق کی قسم اٹھائی تو قسم ٹوٹنے کی صورت میں طلاق واقع ہوجائیگی، اس پر سب علماء کا اتفاق ہے

اور اگر غصہ کی حالت میں ہو تو اس میں تفصیل پائی جاتی ہے، اس کا تفصیلی بیان سوال نمبر (96194) اور (22034) کے جوابات میں ہوا ہے، آپ اس کا مطالعہ کریں

اور اگر طلاق کے مقصد کے بغیر قسم اٹھائی جائے، اور اس سے اپنے آپ یا کسی دوسرے کو کسی کام کی ترغیب دلانا یا اپنے آپ یا کسی دوسرے کو روکنا مقصود ہو، تو یہ قسم کے حکم میں آتا ہے، قسم ٹوٹنے کی صورت میں قسم کا کفارہ ادا کرنا ہوگا، اور اس سے طلاق واقع نہیں ہوگی

دوم:

ایک ہی مجلس میں اور الفاظ میں تین طلاق بولنے سے ایک ہی طلاق واقع ہوگی، راجح قول یہی ہے، اس کی تفصیل آپ سوال نمبر (96194) میں دیکھ سکتے ہیں

اس بنا پر اگر آپ نے اپنی قسم سے طلاق مراد لی تھی اور آپ کا غصہ بھی اس قسم میں شامل نہیں ہوتا جو طلاق واقع ہونے میں مانع ہو تو آپ دونوں کا ایک ہی دوکان میں رہنے سے ایک طلاق واقع ہوجائیگی

لیکن اگر وہ دوکان سے چلا گیا، یا پھر آپ چلے گئے تو کچھ لازم نہیں آئیگا

انسان کو طلاق کے الفاظ ایسی جگہ استعمال کرنے سے گریز کرنا چاہیے جہاں وہ استعمال نہیں کیے جاتے، اور اسے اللہ کی حدود کا پاس کرنا چاہیے، تاکہ اپنے گھر کی بھی حفاظت ہو اور خاندان کی بھی

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب